از افادات حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ

محمد عبدالرشید ابن خواجہ محمد نور بخش نقشبندی

صدقات وخیرات کی فضیلت

حضرت سیدنا و مرشدنا خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ نے فرمایا:

الدُّنیا مزرعۃ الاٰخرۃ   دنیا آخرت کی کھیتی ہے

جس شخص نے اس جگہ بویا یعنی نیک اعمال بیج ڈالا تو اس کے لئے نیکی کی جزا نیک ہے اور یہ جزا اللہ کی رضا ہے اور جنت میں داخل ہونا ہے۔ بدی کی سزا اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور دوزخ کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ قر مجید کی کئی آیتیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بارے میں اور مال خرچ کرنے کی برائی کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ   (آل عمران۔ آیت ۹۲)

ترجمہ۔ ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز میں سے کچھ خرچ کرو۔

تم نیکی کے اس مرتبے کو جس کی تمہیں خواہش ہے ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ تمہیں جس چیز سے پیار ہے۔ اسے (ا اہل و عیال کو) نفقہ میں نہ دو یا خیرات نہ کرو۔ اور مال میں سے فقراء کو صدقہ نہ دو۔ یا حاجت مندوں کو مدد نہ پہنچاؤ یا پیارے بدن طاقت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف نہ کرو۔ یا دل کو محبت الٰہی کے لئے وقف نہ کرو۔ یا جان کو رضائے حق تعالیٰ میں قربان نہ کرو

اس آیت شریفہ کے نزول کے بعد حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس سب سے مال اور سب سے محبوب چیز موجود ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ جس جگہ کے لئے حکم دے آپ خرچ فرمادیں۔ اور وہ ایک باغ تھا نہایت ہی مرغوب اور بہت تر و تازہ تھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا پا میوہ تناول فرماتے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوب خوب!! ابو طلحہؓ اس مال کا خرچ کرنا بہت زیادہ نفع دینے و پس آپ نے فرمایا کہ اس باغ کو حضرت ابو طلحہؓ کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے۔

نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوہ احد جتنا سونا ہوتا تو مجھے یہ بات خوش کرتی یعنی آپؐ نے فرمایا کہ تحقیق میں اس بات کو اچھا سمجھتا ہوں کہ اس سونے کو تین دن گزرنے سے پہلے خیرات کر دوں تاکہ تیسرے روز اس میں سے میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہ رہے بجز بقدر قرضہ ادا کرنے کے جو میرے ذمے ہو۔

اور نیز فرمایا کہ سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے اور جنت کے قریب ہے اور لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور جنت سے دور ہے اور لوگوں سے دور ہے اور دوزخ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ پیارا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آپؐ کے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ اس وقت کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے جس وقت آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ گھاٹے میں ہیں یعنی زیاں اٹھانے والے ہیں، پروردگار کی قسم ہے۔ پس میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! یہ نقصان والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مال و دولت زیادہ رکھتے ہیں بجز ان مالداروں کے جو اسے آگے پیچھے، دائیں جانب اور بائیں جانب (خیرات وصدقہ میں) دیتے ہیں۔ مگر اس قسم کے مالدار بہت کم ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا کہ بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو مٹاتا ہے۔

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک بدکار عورت بخشی گئی۔ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھا تھا۔ اور اس نے پیاس کی وجہ سے اپنی زبان باہر نکالی ہوئی تھی اور قریب تھا کہ پیاس کی شدت اسے مار ڈالے۔ اس بدکار عورت نے اپنا موزہ لیا اور اسے اپنی اوڑھنی کے ساتھ باندھا اور اس کے ساتھ کتے کے لئے کنوئیں سے پانی نکالا اور اسے پلایا اس عمل کی بدولت وہ عورت بخش دی گئی۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یقیناً ہمارے لئے جانوروں اور چوپایوں کا خیال رکھنے میں بھی ثواب ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہر جگر کی رعایت کرنے میں۔ یعنی ہر زندہ کی رعایت موجب اجر و ثواب ہے۔

جب ایک کتے کا خیال رکھنے سے اس قدر بڑا اجر ملا تو ایک مسلمان خصوصاً ایک نیک شخص کی رعایت میں کتنا بڑا درجہ ملے گا

(از مکتوب ۷۔ حصہ دوم)

۲- اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِنَ الْبَلَاءِ اَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ

(الجامع الصغیر السیوطی)

ترجمہ:- صدقہ سے ستر قسم کی تکلیفیں اور بیماریاں دور ہوتی ہیں ان میں سے جذام اور برص تو ہلکے مرض ہیں (جو دور

ہوتی ہیں۔ ان میں سے جذام اور برص تو ہلکے مرض ہیں (جو دور ہوتے ہیں)

حاصل یہ نکلا کہ صدقہ دینے سے بیماریاں ٹل جاتی ہیں اس لئے بیماریاں ٹل جاتی ہیں لہٰذا بیماری کی حالت میں (۱) دوا۔ (۲) دعا اور (۳)۔ خیر و خیرات کا سہارا لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہئے۔

امراض دو قسم کے ہیں ایک جسمانی اور دوسرے روحانی۔ بزرگ حضرات دونوں قسموں کے امراض سے صحت یاب ہونے کے لئے صدقہ اور خیرات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

۳۔ الصدقة تسد سبعين بابا من السوء (کنوز الحقائق المناوی)

ترجمہ: صدقہ و خیرات برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔

۴۔ انفاق فی سبیل اللہ کی مثالیں ہمارے اسلاف کی ہماری رہنمائی کے لئے کتابوں میں موجود ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ اپنی جائیداد سات لاکھ درہم میں فروخت کی اور ساری رقم خیرات کر دی دوسرے موقعہ پر چار لاکھ درہم اپنی قوم میں تقسیم کر دئے۔

(مہاجرین حصہ اوّل مطبوعہ اعظم گڑھ)

۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک دفعہ سات سو اونٹوں کا قافلہ مدینہ منورہ میں آیا۔ ان پر گیہوں۔ آٹا دوسری کھانے کی چیزیں لدی تھیں۔ آپ نے یہ پورا قافلہ اسباب و سامان اور اونٹوں سمیت راہِ خدا تعالیٰ میں دے دیا۔ نیز آپ نے اپنی زمین چالیس ہزار میں بیچ کر ساری رقم خیرات کر دی۔ (ایضاً)

۳۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چار سو دینار چار ہزار درہم بطور انعام بھیجے انہوں نے تمام رقم مجاہدین میں تقسیم کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ اسلام میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ (ایضاً)

۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن ستر ہزار درہم خیرات کئے۔ اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھا۔

(طبقات ابن سعد حصہ ہشتم)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک لاکھ کی رقم بھیجی۔ آپ نے ساری رقم لوگوں میں بانٹ دی اور ایک درہم بھی اپنی ضرورت کے لئے نہ رکھا۔ (ایضاً)

۵۔ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بارہ ہزار کا عطیہ اپنے عزیزوں اور حاجت مند میں تقسیم کر دیا۔